Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۹۹۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم اتوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily **ALFAZL** RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۲۹ رجب ۱۳۹۷ھ ، ۱۷ وفا ۱۳۵۶ہش ، ۱۷ جولائی ۱۹۷۷ء | نمبر ۱۵۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۷ وفا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے:

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا کا فیض عام ہے جو تمام قوموں اور تمام ملکوں اور تمام زمانوں پر محیط ہو رہا ہے

خدا تعالیٰ ہمیشہ خالق، ہمیشہ رازق، ہمیشہ ربّ، ہمیشہ رحمٰن، ہمیشہ رحیم ہے اور رہے گا

"یہ بات بغیر کسی بحث کے قبول کرنے کے لائق ہے کہ وہ سچّا اور کامل خدا جس پر ایمان لانا ہر ایک بندہ کا فرض ہے وہ ربّ العالمین ہے اور اس کی ربوبیت کسی خاص قوم تک محدود نہیں اور نہ کسی خاص زمانہ تک اور نہ کسی خاص ملک تک بلکہ وہ سب قوموں کا ربّ ہے اور تمام زمانوں کا ربّ ہے اور تمام مکانوں کا ربّ ہے اور تمام ملکوں کا وہی رب ہے اور تمام فیضوں کا وہی سرچشمہ ہے اور ہر ایک جسمانی اور روحانی طاقت اُسی سے ہے اور اُسی سے تمام موجودات پرورش پاتی ہے اور ہر ایک وجود کا وہی سہارا ہے۔

خدا کا فیض عام ہے جو تمام قوموں اور تمام ملکوں اور تمام زمانوں پر محیط ہو رہا ہے۔ یہ اِس لئے ہوا کہ تا کسی قوم کو شکایت کرنے کا موقعہ نہ ملے اور یہ نہ کہیں کہ خدا نے فلاں فلاں قوم پر احسان کیا مگر ہم پر نہ کیا یا فلاں قوم کو اس کی طرف سے کتاب ملی تا وہ اس سے ہدایت پاویں مگر ہم کو نہ ملی یا فلاں زمانہ میں وہ اپنی وحی اور الہام اور معجزات کے ساتھ ظاہر ہوا مگر ہمارے زمانہ میں مخفی رہا پس اس نے عام فیض دکھلا کر ان تمام اعتراضات کو دفع کر دیا اور اپنے ایسے وسیع اخلاق دکھلائے کہ کسی قوم کو اپنے جسمانی اور روحانی فیضوں سے محروم نہیں رکھا اور نہ کسی زمانے کو بے نصیب ٹھہرایا۔" (پیغامِ صلح صفحہ ۱۰، ۱۱)

"خدا کبھی معطّل نہیں ہو گا ہمیشہ خالق، ہمیشہ رازق، ہمیشہ ربّ، ہمیشہ رحمٰن، ہمیشہ رحیم ہے اور رہے گا۔ میرے نزدیک ایسے جبروت والے کی نسبت بحث کرنا گناہ میں داخل ہے۔ خدا نے کوئی چیز ہمنوائی نہیں چاہی جس کا نمونہ یہاں نہیں دیا۔" (الملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۴۷)

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدء الانوار کا ✦ بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا
اس بہارِ حُسن کا دل میں ہمارے جوش ہے ✦ مت کرو کچھ ذکر ہم سے ترک یا تاتار کا
ہے عجب جلوہ تری قدرت کا پیارے ہر طرف ✦ جس طرف دیکھیں وہی رہ ہے ترے دیدار کا
(سرمہ چشم آریہ صفحہ)

عزیزم چوہدری عبدالکریم خان شاہد کاٹھگڑھی واقف زندگی بیڈ نمبر ۶ ریڈیم وارڈ میو ہسپتال میں دائیں گھٹنے میں پرانی مرض کے باعث فریکچر ہو جانے سے زیر علاج ہیں۔ ڈاکٹر صاحبان کی رائے کے مطابق شکستہ ہڈیاں جڑ تو گئی ہیں البتہ خلاء ابھی مکمل طور پر پُر نہیں ہوا۔ عزیز کو میو ہسپتال میں داخل ہوئے چھ ماہ سے زائد عرصہ ہو گیا ہے۔ کروٹ بدلنے سے بھی معذور ہیں۔ قارئین کرام سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو مکمل صحت عطا فرما کر خدمتِ دین کی سعادت سے نوازے۔ آمین

(عبدالعزیز خاں کاٹھگڑھی والد عبدالکریم خاں شاہد (کاٹھگڑھی) دارالعلوم غربی۔ ربوہ)

عطیہ جات برائے گندم

گذشتہ کئی سالوں سے مستحقین محرومین ہیں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے ہر سال گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے۔ اِن مستحقین محرومین کی تعداد کافی ہے۔ اِس کارِ خیر میں ہر سال مخلصینِ جماعت حصّہ لیتے ہیں لہٰذا احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ اِس کارِ خیر میں فراخدلی سے حصّہ لیں جملہ نقد عطیات کھاتہ ۲۵۰ / ۲۳۱-۱۲۴ معرفت افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں۔

(صدر کمیٹی امداد مستحقین محرومین
(نظارت ضیافت ربوہ)

حضور کے ساتھ تا اطلاع ثانی ملاقات نہیں ہوگی

احباب جماعت یہ امر نوٹ فرمالیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تا اطلاع ثانی ملاقات بند رہے گی

(پرائیویٹ سیکرٹری)

پبلشر: مسعود احمد ✦ پرنٹر: سید عبدالحی ✦ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ✦ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۷ وفا ۱۳۵۶ ہش

۱۷ جولائی ۱۹۷۷ء

حقیقی ایمان کی ایک لازمی شرط — اخلاص

اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو اپنے اندر ایک خاص صفت پیدا کرنے کی تلقین فرمائی ہے وہ صفت اس درجہ بنیادی اہمیت کی حامل ہے کہ اس کے بغیر ایمان متحقق ہی نہیں ہوتا کوئی شخص کبھی خواہ وہ اپنی جگہ ایمان لانے کا دعویدار ہو اس صفت سے متصف ہوئے بغیر عند اللہ مومن شمار نہیں ہو سکتا۔ وہ بنیادی اور مرکزی اہمیت کی حامل صفت ہے اخلاص۔

جس ایمان کی بنیاد اخلاص پر ہو وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا بلکہ خوب پھلتا پھولتا اور منتج ثمرات حسنہ ثابت ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ ایسا ایمان شیطان کی دستبرد سے بکلی محفوظ ہوتا [illegible] بھی تو شیطان نے بعثت آدمؑ کے وقت جہاں یہ اعلان کیا تھا کہ وہ لوگوں کو بہکانے اور انہیں غلط راہ پر ڈالنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھے گا وہاں ساتھ ہی یہ اعتراف بھی کیا تھا کہ ان لوگوں کو جن کا اپنے پروردگار کے ساتھ اخلاص کا تعلق ہوگا اور جو اس کے مخلص بندوں میں شمار ہوں گے بہکانے میں کامیاب نہ ہو سکے گا، وہ کسی صورت بھی اس کے قریب نہیں آئیں گے اور اس کا کوئی وار بھی ان پر کارگر نہ ہوگا۔ چنانچہ جب شیطان نے اللہ تعالیٰ سے قیامت تک کے واسطے مہلت مانگی اور اللہ تعالیٰ نے اسے مہلت دے دی تو اس نے اس وقت جو کچھ کہا اللہ تعالیٰ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

"قَالَ رَبِّ بِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَلَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ۝" (الحجر آیات ۴۰، ۴۱)

ترجمہ: اس (یعنی شیطان) نے کہا کہ اے میرے رب! چونکہ تو نے مجھے گمراہ قرار دیا ہے۔ میں ضرور ان (لوگوں) کے لئے دنیا میں (گمراہی کو) خوبصورت کر کے دکھاؤں گا اور ان سب کو گمراہ کر دوں گا۔ مگر جو تیرے اخلاص والے بندے ہیں (اور جو میرے قریب میں نہیں آ سکتے وہ بچ جائیں گے)

شیطان کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ اخلاص کا تعلق رکھنے والوں کو بہکانے میں کبھی کامیاب نہ ہو سکنے کا خود اعتراف کرنا اس امر کی ایک واضح دلیل ہے کہ ایمان کا محض زبانی اقرار اس وقت تک کوئی حقیقت نہیں رکھتا جب تک کہ ایمان لانے والا اخلاص کی صفت سے متصف نہ ہو۔ اخلاص کے بغیر یہ خطرہ ہر وقت لاحق رہتا ہے کہ کہیں شیطان ورغلا کر اسے گمراہی کی طرف واپس نہ لوٹا دے۔ اور یہ کہ اخلاص کس طرح انسان کو شیطان کے حملوں سے کلّی طور پر محفوظ کر دیتا ہے۔ اس کے ثبوت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے ماموروں اور خاص بندوں کی زندگیوں کو پیش کیا ہے مثال کے طور پر جب حضرت یوسف علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے شیطان کے حملے سے محفوظ رکھا اور آپؑ پختہ عزم کے ساتھ اس کے اس حملہ سے ہر طرح سے محفوظ و مامون رہے تو اللہ تعالیٰ نے اس کی وجہ یہی بیان فرمائی کہ آپؑ اخلاص کی صفت سے پوری طرح متصف تھے اور ان بندوں میں سے تھے جن کا اپنے رب کے ساتھ اخلاص کا خاص الخاص تعلق ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس خاص موقع پر آپ کی حفاظت کے تعلق میں آپ کے اخلاص کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

"كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ ۭ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ۝" (یوسف آیت ۲۵)

ترجمہ: ایسا اس لئے ہوا تاکہ ہم اس سے (ہر ایک) بدی اور بے حیائی (کی بات) کو دور رکھیں (کیونکہ) وہ یقیناً ہمارے مخلص بندوں میں سے تھا۔

اخلاص کی اسی بنیادی اہمیت کے پیش نظر ہی اللہ تعالیٰ نے اخلاص کو حقیقی مومنوں کی ایک لازمی شرط قرار دیتے ہوئے فرمایا ہے:-

"اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰۗىِٕكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝" (النساء آیات ۱۴۶-۱۴۷)

ترجمہ: منافق یقیناً جہنم کی گہرائی کے سب سے نچلے حصہ میں ہوں گے اور تو ہرگز (کسی کو) ان کا مددگار نہ پائے گا البتہ وہ لوگ جنہوں نے توبہ کی اور اصلاح کی اور اللہ کے ذریعہ سے (اپنی) حفاظت چاہی اور اپنی عبادت کو اللہ کے لئے خالص کیا مومنوں میں شامل ہیں اور اللہ مومنوں کو عنقریب بڑا اجر دے گا۔

اور اخلاص کی اسی بنیادی اہمیت کے پیش نظر ہی اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے اخلاص کو درجہ کمال تک پہنچانے اور لوگوں کے سامنے اخلاص کا اعلیٰ ترین اور بہترین نمونہ پیش کرنے کی ہدایت فرمائی۔ چنانچہ فرمایا:-

"اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۝" (الزمر آیت ۳)

ترجمہ: ہم نے تیری طرف یہ کتاب (یعنی قرآن) کامل سچائیوں پر مشتمل اتاری ہے پس تو اطاعت کو اللہ تعالیٰ کے لئے خالص کرتے ہوئے اس کی عبادت کر۔

اور چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اخلاص کے انتہائی ارفع و اعلیٰ مقام پر فائز تھے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس لحاظ سے بھی جملہ بنی نوع انسان کے لئے اسوہ حسنہ بنایا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے ساتھ ہی آپ کو اپنے اس انتہائی ارفع و اعلیٰ مقام سے لوگوں کو آگاہ کرنے اور اس کا اعلان کرنے کی بھی ہدایت فرمائی۔ چنانچہ فرمایا:-

(۱) "قُلْ اِنِّىْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۝ وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝" (الزمر آیات ۱۲، ۱۳)

ترجمہ: تو کہہ دے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ کی اس طرح عبادت کروں کہ اطاعت کو صرف اسی کے لئے خالص کر دوں اور مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے بڑا فرمانبردار بنوں

(۲) "قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهٗ دِيْنِيْ ۝" (الزمر آیت ۱۵)

ترجمہ: (اور پھر) کہہ دے کہ میں اپنی اطاعت کو صرف اللہ کے لئے خالص کر کے اسی کی عبادت کرتا ہوں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے تمام مومنوں کو اخلاص کے اس انتہائی ارفع و اعلیٰ نمونہ کو اپنانے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا:-

"هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۭ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝" (المومن آیت ۶۶)

ترجمہ: وہ زندہ (اور دوسروں کو زندگی دینے والا) ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ کے لئے عبادت کو خالص کرتے ہوئے اسے پکارو۔ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

ان جملہ آیات سے ظاہر ہے کہ حقیقی ایمان کی ایک لازمی شرط یہ ہے کہ ایمان لانے والا خدا اور اس کے رسولؐ اور اس کے دین کے لئے پورا پورا مخلص ہو یعنی اس میں اخلاص بدرجہ اتم پایا جاتا ہو اور یہ کہ اخلاص کے بغیر ایمان متحقق ہوتا ہی نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"ترقی کی ایک ہی راہ ہے کہ خدا کو پہچانیں اور اس پر زندہ ایمان پیدا کریں۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۵۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کفنِ مسیح پر عالمی تحقیق

مکرم شیخ عبدالقادر صاحب رستم پارک نواں کوٹ لاہور

مقدس کفن کے نام سے ایک چودہ فٹ لمبی چادر عیسائی دنیا کے پاس محفوظ ہے۔ روایت ہے کہ صلیب سے اتار کر اس چادر میں حضرت مسیح علیہ السلام کو رکھا گیا تھا۔ دو تین دن تک اسی میں آسودہ خواب رہے۔ اس ردا کا نام اناجیل میں "سندونی" آیا ہے۔ اس کے معنے "ہندی کپڑے" کے ہیں۔ اس چادر میں حضرت مسیح علیہ السلام کے سراپا کی منفی تصویر بالکل اسی طرح بنی ہوئی ہے جس طرح فوٹو پلیٹ میں نیگیٹو عکس مضمر ہوتا ہے۔ چادر کے اوپر کے حصہ پر بدن کے اوپر کے حصہ کی تصویر ہے نیچے کے حصہ پر عقبی تصویر۔ یہ منفی عکس اتنا مکمل، محفوظ اور حقیقی ہے کہ دنیا کے علماء محوِ حیرت اور انگشت بدنداں ہیں۔ اسی سال کی تحقیق کے بعد وہ اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ کوئی انسانی ہاتھ کسی شخص کے مکمل سراپا کا اتنا کامل منفی عکس تیار نہیں کر سکتا جو کہ اصل کے بالکل مطابق ہو۔ اس چادر میں حضرت مسیح علیہ السلام کی شبیہ مبارک کا عکس بھی محفوظ ہے۔ آپ کے جسم پر کوڑوں کی ضربات کے نشان، سر پر خارِ مغیلاں (کانٹوں کا تاج) کے زخم، صلیبی میخوں کے نشان، پسلی میں برچھی مارنے کی علامت، زخموں سے بہنے والا صلیبی اور تازہ خون، دھبے اور خون کی دھاریاں۔ پھر پورے پیکر کے نقوش یوں جذب ہو گئے جیسے کسی ماہر فوٹوگرافر نے تصویر اتاری ہو۔ یہ نپے تلے نقوش سب سے اول ۱۸۹۸ء میں ایک فوٹوگرافر نے نمایاں کر کے پیش کئے۔ پھر ۱۹۳۱ء میں ترقی یافتہ فوٹوگرافی سے تصویریں لی گئیں۔ ۱۹۶۹ء میں بالائے بنفشی ریز "مرکری لیمپ" کی مدد سے تصاویر اتاری گئیں۔ ۱۹۷۵ء میں ان تصاویر کو اسی فن کے ذریعہ بڑا (ENLARGE) کیا گیا جو چاند اور مریخ کے تصویری مطالعہ کے لئے بروئے کار آیا۔ اب اس چادر کے دو ٹکڑے کاٹے جا چکے ہیں جن پر کاربن ۱۴ کا عمل ہوگا۔ اس طرح اندازہ ہو جائے گا کہ یہ کپڑا آج سے دو ہزار سال پہلے کا ہے یا نہیں؟

بالآخر مئی ۱۹۷۸ء میں اٹلی میں یورپ و امریکہ کے سائنسدان، خلائی فوٹوگرافی کے ماہرین، بعض مذہبی عالم جمع ہو رہے ہیں۔ اس کانفرنس کا اہتمام مقدس کفن کی تحقیق کے لئے قائم کردہ "گلڈ" کر رہا ہے۔ اس کے سامنے سارے تحقیقی نتائج پیش کر دیئے جائیں گے۔ سب سے بڑا مسئلہ یہ ہوگا کہ چادر میں نقوشِ بدن مرتسم ہو گئے تو کیسے؟ چادر میں آسودہ خواب شخص زندہ تھا یا مردہ؟ کیونکہ خون کے تازہ دھارے بتا رہے ہیں کہ وہ برسرِ عمل تھا، وہ زندہ تھا۔

اس کانفرنس کا انعقاد بڑا مبارک قدم ہے اس لحاظ سے بھی کہ کفن کے بعد قبرِ مسیح کی تحقیق کے لئے دروازہ کھل جاتا ہے۔ کفن بتاتا ہے کہ حضرت مسیح "زندہ درگور" تھے۔

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ زندگی سے ہمکنار ہو کر مدفن سے نکلے تو کہاں گئے؟ ہندوستان کی تاریخ قدیم ہماری راہنمائی کرتی ہے کہ وہ کنعان سے ہجرت کر کے ہند میں آ گئے تھے۔ بلادِ مشرقیہ میں اسباطِ یہود منتشر تھے ان کی ہدایت کے لئے۔ ہندوؤں کے نویں پران کا نام بھوش پران ہے۔ اس میں یہ بات لکھی ہوئی موجود ہے کہ عیسیٰ مسیح ہمالہ دیش میں بسائے گئے۔ پھر کشمیر میں قبرِ مسیح کی موجودگی کا دعویٰ قابلِ غور ہے۔ اس عظیم الشان انکشاف کی تحقیق کے لئے ایک دوسری بین الاقوامی کانفرنس کا انعقاد اب کوئی مستبعد امر نہیں۔

اگر کفن پر اتنا اہتمام ہو سکتا ہے، "سندونی" کی تحقیق پر سرمایہ علم و فن صرف ہو سکتا ہے تو پھر ترقی یافتہ کیمروں کے ذریعہ قبرِ مسیح کے اندرونی فوٹو بھی لئے جا سکتے ہیں قبر کھولنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ سندونی کے معنے "ہندی کپڑے" کے ہیں۔ یہ نام ایک نیک فال ہے جو شخص کبھی اس کپڑے میں زندہ درگور تھا اس فرستادہ کے نقشِ قدم سرزمینِ پاک و ہند میں ملتے ہیں۔ اسباطِ عشرہ کی تلاش میں وہ جادہ پیما رہا۔

آج کفن کی تصاویر زیرِ بحث ہیں کل قبرِ مسیح کی تصاویر ایک عالمی بحث ہوگا۔ یہ "کل" کب آئے گا؟ یہ بتانے سے ہم قاصر ہیں، ہاں آئے گا اور ضرور آئے گا کیونکہ کسرِ صلیب ایک خدائی تقدیر ہے کفن کے عکس میں یہ انگلی اٹھی ہوئی نظر آتی ہے۔ آج کفن کا عکس چاند اور مریخ کے تصویری فن سے ہمکنار ہے کل قبرِ مسیح کی تصاویر ہوں گی —— انشاء اللہ العزیز۔

کفن پر تحقیق کے سلسلہ میں قرونِ اولیٰ کے بعض نوشتے ہمیں ندا دے سکتے ہیں مختصراً ان کا ذکر ضروری ہے۔

(۱)

تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتدائی عیسائیوں کی تحویل میں سریانی غزلوں کا ایک مجموعہ تھا۔ یہ نظمیں اجتماعات میں پڑھی جاتیں پھر یہ آناً فاناً غائب ہو گئیں کیونکہ چرچ میں جو عقائد ابھر رہے تھے بخصوصاً صلیبی موت اور کفارۃ المسیح —— اس بیان سے وہ خالی تھیں۔ ۱۹۰۹ء میں ان غزلوں کا ایک نسخہ اتفاقاً مل گیا۔ یہ ۴۲ نظمیں ہیں بعض میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا سے مخاطب ہیں۔ اب یہ نظمیں سریانی متن اور انگریزی ترجمہ کی صورت میں شائع شدہ موجود ہیں۔ سریانی عالم رینڈل ہیرس (Rendel Harris) نے ترجمہ کیا ہے۔ آخری نظم ملاحظہ ہو ——

"میں نے (صلیب پر) اپنے ہاتھ پھیلائے اور اپنے خدا تک رسائی حاصل کی۔ میرا ہاتھوں کا کھولنا اس کا نشان بن گیا۔ میرے تمام ایذا دینے والے دراصل مردہ ہیں ..... کیونکہ میں زندہ ہوں میں اٹھ کھڑا ہوا اور میں اپنے ماننے والوں کے ساتھ ہوں اور میں ان کے مونہوں سے کلام کروں گا۔ میں نے ان پر اپنی محبت کا جوا رکھا جیسے دلہا کے بازو دلہن کی گردن میں حمائل ہوتے ہیں۔ اسی طرح میرا جوا ان پر تھا جو میرا عرفان رکھتے ہیں۔

میں برباد نہ ہوا گو انہوں نے میری تباہی کا منصوبہ بنایا۔ پاتال نے مجھے دیکھا اسے دکھ ہوا۔ موت نے مجھے باہر پھینک دیا۔ میں اس درجہ زخمی اور تلخ کام تھا کہ میں موت کے ساتھ اس کے گہراؤ میں پاتال تک اتر گیا لیکن میرے پاؤں اور سر کو اس نے چھوڑ دیا کیونکہ میرا چہرہ ان کی برداشت سے باہر تھا اور میں نے (ابلیس کے) جہانِ مردگان میں ....

زندہ انسانوں کی ایک جماعت بنائی اور میں نے زندہ ہونٹوں سے ان سے کلام کیا کیونکہ میرا کلام ضائع نہیں جائے گا۔"

(ODES OF SOLOMON
ODE NO, 42)

اس نظم سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیبی موت سے بچا لئے گئے۔ تعذیب کے دوران چہرہ مبارک کو نقصان نہیں پہنچا۔ کوڑے جسم کے دوسرے حصوں پر لگائے گئے۔ اسی طرح پاؤں میں میخیں نہیں لگائی گئیں۔ یہاں یہ بتانا خالی از دلچسپی نہ ہوگا کہ مصر میں ایک درویش کی قبر سے انجیل پطرس کا نادر نسخہ ملا ہے اس میں لکھا ہے کہ صلیب سے اتارتے وقت ہاتھوں سے میخیں نکالی گئیں۔ پاؤں میں میخیں لگانے کا ذکر نہیں ہے۔ انجیل یوحنا میں ہے کہ حضرت مسیح نے اپنے ہاتھوں اور پسلی کا زخم اپنے شاگرد توما کو دکھایا۔ پاؤں میں میخوں کے سوراخ تھے؟ کہیں ذکر نہیں۔ ایک دوسرے صحیفہ میں ہے کہ قدموں کو رسّی سے جکڑ دیا گیا تھا۔ یہ صحیفہ فری میسن سوسائٹی کی تحویل میں رہا ہے۔ ۱۹۷۵ء میں پہلی بار شائع ہوا کتاب کا عنوان ہے:۔

"یسوع صلیب پر فوت نہیں ہوئے"

امریکہ کی ایک فری میسن سوسائٹی نے اسے شائع کیا۔ کفن میں دائیں پاؤں کے نقوش ہیں۔ خون جما ہوا ہے۔ سوراخ ایک مشتبہ امر ہے۔

سریانی نظم میں ہے کہ میرے چہرے کا وہ سامنا نہیں کر پائے۔ گویا بشرے میں کچھ ایسا نور تھا کہ ان کی برداشت سے باہر تھا اسلئے چہرہ مکمل طور پر محفوظ رہا۔ عجیب بات ہے کہ کفن میں چہرے کا اتنا مکمل عکس ہے کہ سائنس دان حیران ہیں کہ کیسے بن گیا؟ بہرحال چہرہ بہرطور محفوظ ہے ....
.........!

(۲)

دوسرا عظیم انکشاف صحائف قمران کی صورت میں منصۂ شہود پر آیا۔ یروشلم سے ۱۶ میل کے فاصلہ پر بحرِ میّت کے کنارے وادئ قمران کے غاروں میں ایسینی صوفیاء کا جامعہ تھا۔ اس فرقہ نے حضرت مسیحؑ کو بچانے میں نمایاں کردار ادا کیا۔ وادئ قمران کے غاروں سے بیش بہا عبرانی اور آرامی لٹریچر ملا ہے۔ ان نوشتوں میں ایک ٹائی برحق کی نظمیں بھی ہیں۔ اس کا نام "استادِ صادق" ہے۔ ان عبرانی نظموں کے متعلق علماء یہ تسلیم کرتے ہیں کہ ان کے مضامین، اسلوب اور طرزِ بیان بالکل وہی ہے جو اولی الذکر سریانی نظموں کا ہے۔ بعض علماء کا خیال ہے کہ صادق استاد سے مراد حضرت مسیح علیہ السلام ہیں۔ ان نظموں میں صادق استاد خود بول رہا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ مجھے موت کے غار میں دھکیل دیا گیا۔ خدا تعالےٰ نے مجھے موت کے گہراؤں سے نکال لیا۔ میں گہری بیہوشی میں ڈوب گیا تھا۔ مرا نہیں تھا۔ دشمنوں نے سمجھا کہ مرگیا ہے۔ کوڑے مارے گئے، اذیتیں دی گئیں۔ سارا بدن زخموں سے چور چور ہوگیا۔ مصائب کی تفاصیل میں لکھا ہے:۔

"میرے بازو کندھوں کے خانہ میں سے اُتر گئے اور اب میری حالت یہ ہے کہ میں اپنے بازو اوپر نہیں اُٹھا سکتا میرے پاؤں بندھنوں سے جکڑ دیئے گئے۔ میں چلنے پھرنے سے عاجز آگیا ہوں۔"

(The dead Sea Scrolls in English P. 179)

اس طویل نظم میں صلیبی مصائب کی طرف اشارات ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ صادق استاد کے پاؤں میں میخیں نہیں لگائی گئیں۔ وہ زندہ درگور تھا اسلئے اللہ تعالےٰ نے موت کے غار سے زندہ وسلامت نکال لیا۔ بہرکیف مقدس کفن کے راز کو بےنقاب کرنے کے لئے سریانی اور عبرانی نظموں کا مطالعہ ضروری ہے۔

(۳)

تیسرا صحیفہ بخاری شریف ہے جو کہ بعد کتاب اللہ صحیح ترین کتاب ہے۔ واقعۂ اسراء کا بیان بھی اس میں ذکر ہے کہ صاحب معراج سیّد الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام سے ملاقات کی تو ان کا حلیہ بھی بیان کیا۔ فرمایا میں حضرت عیسیٰؑ کو ملا۔ وہ میانہ قد سرخ رنگ کے تھے۔ پھر

فرمایا۔ وہ عریض الصدر (کشادہ چھاتی والے) اور بال گھونگریالے تھے۔ اب شکیہ کا مرقا بر کفن کے نقوش سے کھینچے۔ پہلے یہ خیال تھا کہ کفن میں ایک طویل القامت شخص کی تصویر ہے۔ یورپ کے ایک معتبر عالم نے ۱۸ سال کے تحقیقی نتائج شائع کئے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ پیمائش کے مطابق قد پانچ فٹ چار انچ سے بھی کم ہے گویا آپ میانہ قد تھے۔ سینہ چوڑا ہے۔ بال اُلجھے ہوئے۔ ان سب اقوال کی تصدیق کفن سے ہوتی ہے۔ اسراء والا حلیہ اور کفن کے نقوش باہم دگر ملتے ہیں۔

ان تاریخی اور روحانی شہادتوں سے ثابت ہے کہ قرآنی مسیح کفن میں محفوظ البدن رہا کہ نصاریٰ کا پیش کردہ صلیبی موت مرنے والا خدا اک مجسّم ؟

پاکستان میں جمعہ کی تعطیل

اور

اس کا تاریخی پس منظر

(مکرم محمد زکریا صاحب ورک بی۔اے، ایل ایل بی ٹورنٹو۔ کینیڈا)

پاکستان سے آمدہ اخبارات سے یہ اطلاع ملی ہے کہ یکم جولائی ۱۹۷۷ء سے پاکستان میں عام سرکاری تعطیل اتوار کی بجائے جمعہ کو ہوا کرے گی۔ یہ خوشکن خبر اپنے اندر کئی ایک پہلو رکھتی ہے جو چاہے اس کا سہرا اپنے سر باندھ لے مگر ہند و پاک میں جمعہ کی تعطیل منظور کرانے کے لئے جدوجہد اور قلمی جہاد کا آغاز کس عظیم شخص نے کیا یہ مسلمانانِ برصغیر کی تاریخ کا محفوظ اور روشن باب ہے۔ ہم صرف اس تعطیل کے دیرینہ مذہبی مطالبے کے آغاز پر کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

ہندوستان کے عظیم ملک میں انیسویں صدی کے آخری ربع میں انگریز راج ملک کی سماجی زندگی میں پوری مضبوطی کے ساتھ جڑیں پیدا کرچکا تھا۔ عیسائی فرمانرواؤں کے مذہب کے مطابق ہندوستان میں سرکاری تعطیل اتوار کو ہوا کرتی تھی اور عیسائی و ہندو اقوام کے پیروکار آسانی اپنی مذہبی رسومات اور عبادات ادا کرسکتے تھے۔ اس کے برعکس مسلمانوں کی ایک کثیر تعداد جمعہ کے مقدس روز اپنی عبادات بجالانے سے یکسر محروم تھی۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک خادم دینِ متین حضرت میرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانی جماعت احمدیہ کے دل میں یہ نیک تحریک ڈالی کہ حکومتِ وقت کے سامنے جمعہ کے روز تعطیل کی درخواست پیش کی جائے۔

یکم جولائی ۱۸۹۶ء کو آپ نے وائسرائے ہندوستان کی خدمت میں ایک میموریل ارسال کیا جس پر مسلمانوں کی ایک کثیر تعداد اور جماعت احمدیہ کے افراد کے دستخط تھے۔ اس یادگار میموریل کے اصل متن کا خلاصہ یہاں درج کیا جاتا ہے:۔

۱۔ جمعہ کا دن مسلمانوں کے لئے مذہبی عبادات اور دینی فرائض کے ادا کرنے کے لحاظ سے بعینہٖ ایسا ہے جیسا کہ اتوار عیسائیوں اور ہندوؤں کے لئے۔ اگر گورنمنٹ نے عیسائیوں اور ہندوؤں کے لئے ان کی رسوم عبادت وغیرہ کے لئے اتوار کی تعطیل مقرر کر رکھی ہے تو مسلمانوں کو بھی یہ حق پہنچتا ہے کہ انہیں جمعہ کے دن کی تعطیل دی جائے۔

۲۔ جمعہ کا دن مسلمانوں کے لئے بعض خاص عبادات اور رسوم کی بجاآوری کے لئے مقرر ہے بلکہ اس کے ترک کرنے کی حالت میں قرآن شریف اور احادیث میں سخت وعید ہے۔ لہٰذا مذہبی حیثیت سے جمعہ ترک کرنے میں ہر ایک مسلمان دیندار اپنے تئیں ایک گناہ عظیم کا مرتکب خیال کرتا ہے اس لئے ضرورت ہے کہ مسلمانوں کے لئے جمعہ کی تعطیل منظور کی جائے۔

۳۔ اسلامی تعطیلات ہندوؤں کی تعطیلوں سے نصف سے بھی کم ہیں اس لئے گورنمنٹ کو چاہیئے کہ جمعہ کی تعطیل کرکے اس نقصان کا ازالہ کرے۔

۴۔ چونکہ جمعہ کی تعطیل ہم مسلمانوں کے لئے نہایت ضروری ہے اس لئے اگر ہمیں جمعہ کی تعطیل دیدی جائے تو ہم اس بات پر صدقِ دل سے راضی ہیں کہ ہمارے لئے اتوار کی تعطیل موقوف کردی جائے۔

۵۔ اگرچہ جمعہ کے روز بہت اہم کام عبادات کو خاص طور پر ادا کرنا اور اسلامی ہدایات کو اپنے علماء سے سُننا ہے لیکن اور کئی رسوم مذہبی بھی اسی دن میں ادا ہوتی ہیں اور خدا نے ہمیں قرآن میں اس دن کے التزام کی اس قدر تاکید کی ہے کہ خاص اسی کے التزام کے لئے ایک سورت قرآن میں ہے جس کا نام سورۃ الجمعہ ہے۔ اور حکم ہے کہ سب کام چھوڑ کر جمعہ کے لئے مسجدوں میں حاضر ہوجاؤ سو ہر ایک دیندار کو یہی غم ہے کہ جمعہ کو ترک کرنے کی صورت میں ہم ہمیشہ کے لئے خدا کے نافرمان نہ ٹھہریں۔

۶۔ ہندوستان میں جب مسلمان حکمران تھے تو اس ملک میں جمعہ کی ہی تعطیل ہوتی تھی۔

لیکن افسوس کہ اس امرِ جلیل نے جو تحریک چلائی اس کو ہندوستان کے علماء نے محض بغض اور مخالفت کی وجہ سے ناکام بنادیا اور حکومت سے کہا کہ مسلمانوں کو جمعہ کے روز رخصت کی ضرورت نہیں۔

بانیٔ سلسلہ احمدیہؑ کے دل میں اِس تحریک سے مسلمانوں کی لیڈری یا ناموری ہرگز مقصود نہ تھی اس کا ثبوت اِس بات سے ملتا ہے کہ آپ نے میموریل بھیجنے سے قبل بٹالہ کے مولوی محمد حسین صاحب کو فرمایا کہ وہ اس نیک کام کو اپنے ہاتھوں میں لے لیں۔

اس نیک تحریک کی آرزو آپ نے مسلمانانِ ہند کے دل میں ڈال دی تھی۔ آخر کار حضرت خلیفہ اول جناب مولانا نورالدین رضؓ کے زمانہ میں چند ایک مخلص اور سمجھدار مسلمانوں نے اس تحریک کو دوبارہ شروع کیا اور حکومتِ ہند نے مسلمانوں کو جمعہ کے وقت چند گھنٹوں کی رخصت دینا منظور کرلیا۔ الحمد للہ کہ آج نصف صدی کے بعد حکومتِ پاکستان نے اس دیرینہ مطالبہ کو منظور کیا ؟

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھیں! (منیجر)

النتیجة النهائیة لامتحانات کلا النصفین،

(۱۳۵۶ ہش سنة ۱۹۷۷ء)

- ہذہ النتائج طبق مایلی من المستوی۔
- مستوی النجاح العام فی ہذا الامتحان خمسون بالمائة فی جمیع المواد۔
- مستوی النجاح فی المجموع لایزال خمساً وخمسین بالمائة
- مستوی النجاح فی ترجمة القرآن الکریم لایزال خمساً وسبعین بالمائة

اہنئ الناجحین وادعو اللہ ان یبارک لہم النجاح واشجع الراسبین و الفاشلین علی متابعة الجہود

امتحان الرسوب سیبدأ فی ۱۸ / سبتمبر القادم

(عمید الکلیة الاسلامیة الاحمدیة)

الدرجة الخامسة کل نمبر ۱۲۵۰

حافظ مظفر احمد (۹۸۶) الاوّل
نصیر احمد قمر (۹۳۶) الثانی
جمال الدین (۸۵۶) ناجح۔ بشارت احمد محمود (۷۹۶) ناجح۔ مبارک احمد ناصر (۷۵۰) ناجح۔ نصیر احمد (۷۰۰) ناجح۔

محمد طارق اسلام — الرسوب فی الانشاء
ابراہیم بن یعقوب — " "
عزیز الرحمٰن — " "
حنیف احمد محمود — " "
محمد طفیل گھمن — الرسوب فی الحدیث والانشاء
محمد دین صالح — الرسوب فی الحدیث والتفسیر
محمد صالح زاہد — " "
منیر الاسلام — الرسوب فی الحدیث وترجمة القرآن
منیر احمد چوہدری — الرسوب فی التفسیر والانشاء
ملک خالد محمود — " "
محمد طارق محمود — (امتحان الاکمال فی التفسیر۔ والکلام ب، والانشاء والتاریخ)
مقصود احمد قمر — الرسوب فی التفسیر والحدیث والانشاء
لئیق احمد طاہر — امتحان الاکمال فی الکلام والانشاء والتاریخ۔
محمد ادریس — مع الاسف لم ینجح

الدرجة الرابعة۔ کل نمبر ۱۳۵۰

محمد علی کائرے (۸۳۸) الاوّل
منصور احمد بشر — الرسوب فی الموازنة
ملک سعید احمد — " "
عبد المجید عامر — الرسوب فی الحدیث والموازنة
فضل احمد — الرسوب فی الموازنة والادب العربی
رانا فاروق احمد — " "
ذکر اللہ ایوب — الرسوب فی الحدیث والادب العربی۔
حبیب احمد — لم یتقدم للامتحان لمرض
مختار احمد چیمہ — مع الاسف لم ینجح
سفیر حسین — " "
مغفور احمد قمر — مع الاسف لم ینجح
نسیم احمد شمس — " "
محمد اشرف عارف — " "
طاہر مہدی امتیاز احمد — " "
عبد الحمید خان — " "
فواد محمود — " "

الدرجة الثالثة کل نمبر ۱۲۲۸

محمد اکرم عمر (۱۱۹۱) الاوّل
عنایت اللہ زاہد (۱۰۶۴) الثانی
محمود احمد ناصر (۹۹۱) ناجح
میر عبد الباسط — الرسوب فی الانجلیزیة الف
محمد افضل ظفر — " "
داؤد احمد — " " والکلام ا
حمید اللہ — " "
جلیل احمد شریف — الرسوب فی الکلام ا
مرزا عبد الصمد — الرسوب فی الانجلیزیة الف
ملک منور احمد — " " والکلام ا
ریاض محمود — " " ، ب
سید حسین احمد — الرسوب فی الصرف والادب
سیف اللہ خان — الرسوب فی الحدیث والانجلیزیة الف
منظفر احمد — " الانجلیزیة الف، ب
مشتاق احمد محمود — مع الاسف لم ینجح
سعید احمد خان — " "
محمود احمد شاہین — " "
سفیر احمد — " "
محمد یونس خالد — " "
طارق محمود — " "
سید خلیل احمد — " "
رانا محمود احمد — " "
محمد غضنفر چیمہ — " "

پرنسپل جامعہ احمدیہ (باقی آئندہ)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنے کاروبار کو فروغ دیجئے!

زعماء کرام انصار اللہ سے التماس

مجلس انصار اللہ کے مالی سال کا نصف حصہ گزر چکا ہے ازراہِ کرم اپنے بجٹ کی کم از کم تدریجی وصولی جلد بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ضروری اعلان برائے لجنات اماءاللہ

اس سے قبل اعلان کیا جا چکا ہے۔ اب دوبارہ کیا جا رہا ہے کہ بہت جلد تمام لجنات کی صدر یا سیکرٹری تعلیم ایسی خواتین کے نام مع ولدیت یا زوجیت بھجوائیں جنہوں نے مئی ۱۹۷۶ء سے اپریل ۱۹۷۷ء تک بچیوں کو یا خواتین کو قرآن کریم ناظرہ یا ترجمہ کے ساتھ پڑھایا ہو۔ یہ رپورٹ اس تفصیل کے ساتھ آنی چاہیئے کہ اس عرصہ میں کتنے بچوں کو ناظرہ پڑھایا اور کتنے بچوں کو یا ترجمہ۔

یہ بات بھی نوٹ کر لیں کہ آئندہ جو ماہانہ یا سالانہ رپورٹ ارسال کیا کریں اس میں پڑھانے والیوں کے نام لکھا کریں اسی طرح شعبہ وصیت میں بھی جو موصیات کے پڑھانے کا ذکر کیا جائے۔ وہاں بھی موصیات کے نام ضرور لکھیں۔ ایسی خواتین کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشنودی کی سندات دی جائیں گی۔

(صدر لجنہ اماءاللہ مرکزیہ ربوہ)

"ای" کیڈٹ سکیم

جو امیدواروں کی عمر یکم اکتوبر ۱۹۷۷ء کو ۱۶ تا ۲۱ سال ہو برائے الیکٹریکل / مکینیکل انجینئرنگ اور ۱۵ / اگست ۱۹۷۷ء کو ۱۶ تا ۲۱ سال ہو برائے ایروناٹیکل انجینئرنگ اور تعلیم انٹرمیڈیٹ (پری انجینئرنگ) II ڈویژن مع ریاضی، فزکس، کیمسٹری وہ P.A.F. ایروناٹیکل کالج میں ٹریننگ حاصل کر کے B.Sc انجینئرنگ۔ مذکورہ سکیم کے ذریعہ حاصل کر کے ریگولر کمیشن حاصل کر سکتے ہیں۔ درخواست فارم نزدیکی سٹیشن ہیڈ کوارٹرز (Army) آرمی ریکروٹنگ افسر، ایمپلائمنٹ ایکسچینج سٹیشن Bns ورکشاپ EME سے حاصل کریں۔ GHQ PA-3- کو درخواستوں کی آخری تاریخ ۳۰ / جولائی ۱۹۷۷ء ہے مزید مذکورہ اخبار میں کر الف (ج) ملاحظہ فرمائیں۔ (بحوالہ اخبار پاکستان ٹائمز مورخہ ۲۹ / جون ۱۹۷۷ء)

(ناظر تعلیم)

مطالعہ کتب

ماہ جولائی میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "لیکچر لاہور" مقرر ہے۔ قائدین کرام خدام سے اس کا مطالعہ کرائیں!

(مہتمم تعلیم)

ضروری تصحیح

مورخہ ۱۳ / ۷ / ۷۷ کے الفضل میں وصیت مسل نمبر ۲۳۲۲۴ شائع ہوئی ہے اس میں تاریخ بیعت غلط چھپ گئی ہے مکرم الحاج ابوبکر اجوبے کوکاٹے ۳۔ الیبی سٹریٹ Ikorodu نائیجیریا (جنہوں نے یہ وصیت کی ہے) ان کی صحیح تاریخ بیعت ۱۹۳۶ / ۱ / ۱۶ ہے اور ان کی وصیت کی تاریخ ۷۶ / ۱ / ۲۲ ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موصیان کرام توجہ فرماویں

فارم ہائے اصل آمد پُر کرنا موصیوں کیلئے کیوں ضروری ہے؟

نظام وصیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی خاص وحی کے تحت قائم فرمایا ہے۔ موصیان کرام نے اس نظام میں شمولیت فرما کر اپنی آمد کا کم از کم ۱/۱۰ حصہ اشاعت دین کے لئے ادا کرنے کا وعدہ فرما کر اعلیٰ مالی قربانی کا اقرار کیا ہے جس میں کوئی کوتاہی نہیں ہونی چاہئیے اور ماہ بماہ آمد کے مطابق ادائیگی ہونی ضروری ہے ورنہ بقایا بڑھ جانے پر ادائیگی مشکل ہو جاتی ہے۔

اور بقایا حصہ آمد کا تعیّن اس وقت تک نہیں ہو سکتا جس وقت تک دفتر کو موصی کی اصل آمد کا علم نہ ہو۔

اس غرض کے لئے دفتر کی طرف سے ہر موصی کو فارم اصل آمد بھجوائے جاتے ہیں جو فوری طور پر پُر کر کے دفتر کو واپس بھجوانا ہر موصی کا فرض ہے بصورت دیگر حساب درست نہیں رکھا جا سکتا اور نہ بقایا / فاضلہ کا تعیّن ہو سکتا ہے۔

اگر ماہ بماہ ادائیگی نہ ہو تو یقیناً بقایا بڑھ جائے گا اور قاعدہ ۲۰۹ کے تحت اگر چھ ماہ سے زائد کا بقایا ہو جائے تو وصیت منسوخ ہو سکتی ہے۔

اس لئے تمام موصیان کرام حصہ آمد کی ادائیگی باقاعدگی سے فرماتے رہیں اور دفتر کی طرف سے فارم اصل آمد ملنے پر فوری طور پر اس کو پُر کر کے نظارت بہشتی مقبرہ کو بھجوا دیں تا کہ آپ کا وصیت کا حساب مکمل رہے اور آپ کو بھی بقایا / فاضلہ کی اطلاع رہے۔ اگر دفتر کی طرف سے دو دفعہ فارم اصل آمد بھجوائے گئے پُر ہو کر واپس موصول نہ ہوں تو حسب ریزولیوشن ۱۹۳ الف / ۵۸-۱۱-۲۵ موصی کو بقایا دار گردان کر وصیت کی منسوخی کے لئے معاملہ مجلس کارپرداز میں پیش کیا جا سکتا ہے۔

لہٰذا موصیان کرام کے لئے ضروری ہے کہ جب دفتر کی طرف سے انہیں فارم اصل آمد پُر کرنے کے لئے موصول ہو تو وہ فوری طور پر اُسے پُر کر کے دفتر کو واپس بھجوائیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس الٰہی نظام کی تمام ہدایات پر کما حقہٗ عمل درآمد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

اعلان نکاح و تقریب رخصتانہ

عزیزم محمد ارشد ولد مکرم عبد الغنی صاحب آف کھاریاں حال اوسلو (ناروے) کا نکاح ہمراہ عزیزہ فوزیہ شاہین بنت مکرم محمد رفیع صاحب ناصر آف ناصر دواخانہ ربوہ بعوض دس ہزار روپیہ حق مہر محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے مورخہ ۴ ۷/۷ بروز پیر بعد نماز عصر مسجد مہدی گولبازار ربوہ میں پڑھا۔

تقریب رخصتانہ مورخہ ۱۰ ۷/۷ بروز اتوار عمل میں آئی۔ عزیز محمد ارشد کی برات اتوار کے روز کھاریاں سے مکرم منور احمد صاحب خورشید مربی کھاریاں کی قیادت میں دوپہر کے وقت ربوہ پہنچی۔ بعد نماز عصر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے دعا کرائی اور برات چھ بجے ربوہ سے روانہ ہو کر رات بارہ بجے واپس کھاریاں پہنچی۔

دوسرے روز عزیز موصوف کے والد مکرم عبد الغنی صاحب نے اپنے مکان میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں اپنے رشتہ داروں کے علاوہ جماعت احمدیہ کھاریاں کے اکثر دوست اور بعض غیر از جماعت دوست بھی شامل ہوئے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے اور دونوں خاندانوں کو خوشیاں نصیب کرے۔ آمین

(منیر الدین احمد سابق مبلغ سویڈن و ناروے حال مربی سلسلہ احمدیہ۔ لاہور)

دعائے مغفرت: خاکسار کی بھانجی بقضائے الٰہی فوت ہو گئی ہے۔ احباب اس کی مغفرت کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(صدر جماعت احمدیہ رکھ مور جھنگی)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

ہم نے انشاء اللہ بنی نوع انسان کے دلوں کو جیتنا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی بڑی غرض یہ ہے کہ تمام اقوام عالم کو اسلام کی حسین تعلیم کا گرویدہ بنا کر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مضبوط رشتہ روحانی کو جوڑ دیں۔ اس نقطہ نگاہ سے ہر احمدی بوڑھے، جوان، بچے اور عورت کو دُنیا پر نگاہ ڈالنی چاہیئے کہ ہم نے انشاء اللہ بنی نوع انسان کے دلوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جیتنا ہے۔"

صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ اسی عظیم مہم کی ایک اہم شاخ ہے۔ جوبلی فنڈ میں زیادہ سے زیادہ رقوم جمع کرا کے اور اس منصوبہ کی کامیابی کے سامان پیدا کر کے ہم اس جہاد میں شرکت کر سکتے ہیں۔ (سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

چندہ وقف جدید کی جمع شُدہ رقوم

تمام سیکرٹری صاحبان مال جماعت ہائے احمدیہ سے درخواست ہے کہ براہِ مہربانی چندہ وقف جدید کی جمع شدہ رقوم مکمل تفصیل کے ساتھ بلا تاخیر مرکز سلسلہ میں ارسال فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظم مال وقف جدید)

درخواستہائے دُعا

۱۔ میری لڑکی عزیزہ شگفتہ شہزادی گذشتہ چار پانچ ماہ سے گردوں کی تکلیف کی وجہ سے بیمار چلی آرہی ہے اور اب میو ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو جلد از جلد شفایاب کرے۔ نیز عزیزہ کے خسر بابو محمد اسحٰق صاحب ریٹائرڈ اکونٹس آفیسر ریلوے بھی گھٹنوں میں درد کی وجہ سے بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب ان کی صحتیابی کے لئے بھی دعا کریں۔
(اصغر علی گلوب ٹمبر کارپوریشن راوی روڈ۔ لاہور)

۲۔ خاکسار کی والدہ محترمہ بیک وقت چار مختلف امراض سے سخت بیمار ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ اور دردمندانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے والدہ محترمہ کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین (عبد الجبار فضل عمر ہسپتال ربوہ)

۳۔ میرا بھتیجا عزیز ملک سعید احمد بیمار ہے اور سروسز ہسپتال میں داخل ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے نیز خاکسار کی جملہ پریشانیوں کے دُور ہونے کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔
(حکیم میاں محمد عاشق شمع پارک چوک یتیم خانہ بند روڈ۔ لاہور)

اعلان گمشدگی

مورخہ ۱۱ ۷/۷ کو نماز مغرب سے قبل وضو کرتے وقت میرے بیٹے داؤد احمد نے اپنی کلائی کی گھڑی اتار کر سائیکل پر رکھی اور پھر اٹھانی بھول گیا۔ اگر کسی دوست کو وہ گھڑی ملی ہو تو خاکسار کو پہنچا دیں ممنون ہوں گا۔ نیز گھڑی ملنے پر پچاس روپے انعام بھی دیا جائے گا۔

محمود احمد کریانہ سٹور
گولبازار ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴